حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تاریخ کے آئینہ میں

(تحریر : محمد ثناء اللہ)

نام و نسب منظور احمد بن حاجی احمد بخش بن حاجی محمد بخش آپ راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے سلسلہ نسب کی اٹھارویں پشت میں رائے گل محمد نے ساتویں صدی ہجری میں اسلام قبول کیا۔

تاریخ پیدائش رجب ۱۳۵۰ھ مطابق دسمبر 1931ء بروز جمعۃ المبارک کو چنیوٹ کے ایک راجپوت گھرانے میں پیدا ہوئے۔

تعلیمی حالات قرآن پاک اور ابتدائی تعلیم آپ نے قاری گلزار احمد صاحب سے حاصل کی، ناظرہ قرآن پاک کی تکمیل کے بعد آپکو والد صاحب نے چھ سال کی عمر میں اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ میں داخل کرایا، چھٹی جماعت تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے علاقہ کی مشہور صنعت لکڑی کے کام سے منسلک ہوگئے۔ اس کے ساتھ ساتھ فارغ اوقات میں اپنے مشہور استاد مولانا دوست محمد ساقی صاحب مرحوم (فاضل دارالعلوم دیوبند) سے دینی تعلیم جاری رکھی، یہاں تک کہ آپ کے استاد موصوف چک نمبر 126 سانبھل ہجرت کر گئے۔ 1940ء میں الحاج شیخ دوست محمد صاحب کے قائم کردہ مدرسہ آفتاب العلوم محلہ گڑھا چنیوٹ میں داخلہ لیا اور وہاں پر حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب سیالکوٹی، مولانا اسلم حیات گجراتی، مولانا غلام محمدؒ اور مولانا دوست محمد ساقیؒ فضلاء دارالعلوم دیوبند سے کسب فیض کیا۔ ان عظیم اساتذہ کی محنت اور دعاؤں سے علم دین کی محبت مولانا چنیوٹیؒ کی دل میں جاں گزیں ہوگئی قیام پاکستان کے زمانہ میں جب ملکی حالات ڈانواں ڈول تھے تو ایک مرتبہ یہ سلسلہ تعلیم منقطع ہوگیا اس دوران آپ مولانا محمد اسلم حیات گجراتی صاحب امام مسجد مدنی المعروف مسجد باہر والی چنیوٹ سے گاہے گاہے اسباق لیتے رہے اور اپنے فارغ اوقات میں اپنے ماموں محمد اکرم صاحب کے ساتھ پنساری کی دوکان پر ہاتھ بٹانے لگے مگر زیادہ مدت نہ گذری کہ آپ نے مولانا دوست محمد ساقی کی ترغیب پر اپنے شہر کو چھوڑ کر ان ہی کی قیام گاہ چک سانبھل کا رخ کیا۔ وہاں رہتے ہوئے آپ نے درس نظامی کی بقیہ کتابوں کی تکمیل کی اور پھر دورہ حدیث کیلئے 50-1949ء میں جامعہ خیر المدارس ملتان چلے گئے لیکن ایک دو ماہ بعد بعض ذاتی مجبوریوں کی بنا پر جامعہ خیر المدارس ملتان سے دارالعلوم ٹنڈو الہ یار سندھ چلے گئے۔

دارالعلوم ٹنڈو الہ یار کے مہتمم مولانا احتشام الحق تھانویؒ جبکہ شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن صاحب کامل پوریؒ تھے۔ ان کے علاوہ آپ نے حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنیؒ، علامۃ العصر شیخ محمد یوسف بنوریؒ اور مفتی اشفاق الرحمٰن صاحب کاندھلویؒ سے درس حدیث لیا۔ دورہ حدیث کے بعد ایک سال مزید وہاں رہے اور اصول حدیث میں مقدمہ ابن الصلاح مولانا عبدالرشید نعمانیؒ سے پڑھی اور عربی انشاء کی تربیت محدث کبیر اور ادیب بے بدل حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ سے حاصل کی جبکہ علم تجوید قاری عبدالمالک لکھنویؒ اور علم المیراث مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ سے حاصل کیا۔ دورہ تفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ اور شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ سے پڑھا۔

تردید فرق باطلہ مروجہ علوم کے حصول کے بعد آپکا شوق تردید فرقہ باطلہ کیطرف ہوا اس زمانہ میں فتنہ قادیانیت اور فتنہ رفض اپنے عروج پر تھے فتنہ رفض کی سرکوبی کیلئے آپؒ نے محقق دوراں علامہ دوست محمد قریشیؒ صاحب، مناظر اسلام حضرت مولانا

عبدالستار صاحب تونسوی دامت برکاتہم (اللہ ان کی زندگی میں مزید برکت دے) اور حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ بخاریؒ سے مدرسہ تنظیم اہلسنت ملتان میں خصوصی تربیت حاصل کی جبکہ فتنہ قادیانت کی تردید کیلئے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے قائم کردہ دارالمبلغین ملتان میں فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ صاحب سے خوب استفادہ کیا۔

علمی خدمات علوم عقلیہ اور نقلیہ سے فراغت کے بعد آپؒ نے 1952ء کے شروع میں مدرسہ عربیہ دارالھدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودہا میں تدریس کا سلسلہ شروع کیا اس زمانہ میں وہاں کے صدر مدرس امام پاکستان حضرت مولانا احمد شاہ صاحب اجنالویؒ تھے، مولانا چنیوٹیؒ اس مدرسہ میں نحو، صرف، فقہ، حدیث، اور اصول حدیث کے کتابیں پڑھانے لگے فارغ اوقات میں آپ اردگرد کے دیہاتوں اور شہروں میں مختلف موضوعات پر درس و وعظ دیا کرتے۔ ردِّ رفض و ردّ قادیانیت آپ کا خصوصی موضوع ہوا کرتا تھا۔ آپ اس مدرسہ میں تقریباً دو سال مدرس رہے۔ 1954ء کے آخر میں چنیوٹ کی ایک علمی شخصیت قاری مشتاق احمد مرحوم کے پرزور اصرار پر مدرسہ عربیہ چنیوٹ کی تمام تر ذمہ داریوں کو سنبھالنے کیلئے چوکیرہ کو الوداع کہتے ہوئے وطن مالوف کیطرف لوٹے اور مدرسہ عربیہ کی باگ ڈور سنبھالی۔ مدرسہ عربیہ کی سالانہ رپورٹ 1954ء سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا چنیوٹیؒ صدر مدرس تھے یہاں کا مکمل انتظام وانصرام آپ کے پاس ہی تھا، آپ نے ادارہ کے نظم میں اہم تبدیلیاں کیں۔ ادارہ کیلئے دنیاوی اور عصری تقاضوں کے مطابق نصاب مرتب کیا جبکہ ادارہ کا نام بھی ''الجامعۃ العربیۃ'' رکھا۔ جسکے ہزاروں فضلاء آج سرکاری و نیم سرکاری و غیر سرکاری اور تعلیمی اداروں میں بیرون ملک مختلف ممالک میں حتی کہ دنیا کے آخری کنارے جزائر فجی تک جا کر گرانقدر خدمات انجام دیتے رہے۔

ملی و دینی خدمات (مدارس کا قیام و گم کردہ راہ لوگوں کیلئے سامان ہدایت) 1947ء میں قیام پاکستان کے بعد قادیانی اپنی جنم بھومی، قادیان (بھارت) سے منتقل ہو کر چنیوٹ شہر کے قریب دریائے چناب کے مغربی کنارے پر چک ڈھگیاں نامی بستی میں آباد ہو گئے انہوں نے آتے ہی اپنے جھوٹے اور کفریہ عقائد پھیلانے شروع کر دیے۔ اس غرض سے قادیانیوں نے سب سے پہلے تو اس بستی کا نام ایک گہری سازش کے تحت 'ربوہ'' رکھا پھر اس میں مدارس اور علمی مراکز، ہسپتال اور دیگر ارتدادی مراکز قائم کئے تا کہ سادہ لوح مسلمانوں کو مختلف بہانوں سے گمراہ کیا جا سکے۔ جہاں ایک طرف انگریزی تعلیم کیلئے ہائی سکول اور کالج قائم کیا وہاں عربی تعلیم کیلئے ''الجامعۃ الاحمدیہ'' کے نام سے ایک ادارہ کی بنیاد رکھی۔ چنانچہ تاریخ نے دیکھا کہ چند ہی سالوں میں پاکستان کے بیشتر مدارس کے اسلامیات کے اساتذہ کی سیٹیں قادیانیوں سے پر ہونے لگیں جو بلا شبہ امت مسلمہ کیلئے خطرے کی گھنٹی تھی۔ اس جامعہ احمدیہ میں جہاں علماء کو فاضل عربی، عالم عربی، ادیب عربی وغیرہ کے کورسز کرائے جاتے وہاں انہیں اسلام سے برگشتہ کر کے مرتد بنانے کی مذموم کوشش بھی کی جاتی اس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہوتے رہے۔ اس خطرے کو بھانپتے ہوئے مولانا چنیوٹیؒ نے قادیانیوں کے جامعہ احمدیہ کے مقابلہ میں ''جامعہ عربیہ'' کے بنیاد رکھی اور یہاں وہی نصاب اور کورسز جاری کئے گئے جو قادیانی اپنے جامعہ میں کرواتے تھے۔ چنانچہ اسکے خاطر خواہ ثمرات برآمد ہوئے۔ وہ تمام علماء جو فاضل عربی کیلئے چناب نگر (ربوہ) میں جایا کرتے تھے وہ اپنی تشنگی علم جامعہ عربیہ چنیوٹ سے بجھانے لگے۔ اس جامعہ میں کراچی سے لیکر پشاور تک کے طلباء فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اس طرح مولانا چنیوٹیؒ نے ابتدا میں ہی قادیانیوں کی چال کو سمجھتے ہوئے اس پر قابو پالیا۔ آپ 1954ء سے تادم حیات جامعہ عربیہ کے پرنسپل رہے۔ 1965 سے لیکر 2004 تک ہر قادیانی سربراہ کو مرزا قادیانی کا مذہب سچا ثابت کرنے کیلئے ہر

سال دعوت مباہلہ دیتے رہے لیکن بھی کوئی قادیانی سربراہ میدان میں نہ آسکا اور مولانا فاتح رہے۔

مثل مشہور ہے کہ ''ہر فرعون را موسیٰ'' یعنی اللہ تعالیٰ وقت کے ہر فرعون کیلئے کوئی موسیٰ صفت انسان پیدا فرما ہی دیتے ہیں۔ قادیانی بڑے مکار اور چال باز تھے انہوں نے ملک کے طول عرض میں مناظروں اور مباہلوں کا جال بچھانا شروع کردیا اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے کفریہ و باطل نظریات کو حق کا لبادہ پہنا کر انہیں دنیا کی مختلف زبانوں میں پھیلانا شروع کردیا چنانچہ ان کے اس ارتدادی پروگرام کا ہمہ جہتی مقابلہ کرنے کیلئے آپ نے ایک مستقل ادارہ کے قیام کا عزم مصمم کیا۔ اس مقصد کیلئے سات کنال اراضی چنیوٹ شہر میں خرید کر کام شروع کردیا جسکا سنگ بنیاد فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے 1971ء میں رکھا۔ حضرت بنوریؒ نے اس ادارہ کا نام ''ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد'' تجویز فرمایا۔

ادارہ کے اہم اغراض و مقاصد:

(۱) قادیانی فتنہ کا ہر محاذ پر مقابلہ کرنا

(۲) علماء اور آئمہ مساجد کی رد قادیانیت پر خصوصی تربیت کرنا

(۳) اسلام کی حقانیت اور فتنہ قادیانیت کے رد میں لٹریچر چھاپ کر جہاں اسکی ضرورت ہو مفت فراہم کرنا اور قادیانیوں کے شکوک وشبہات کا ازالہ کرنا

ان اغراض و مقاصد کے حصول کیلئے ادارہ نے اپنے تین شعبے قائم کئے ہوئے ہیں:

(۱) شعبہ تعلیم (۲) شعبہ تحقیق و تصنیف (۳) شعبہ تبلیغ

شعبہ تعلیم کے تحت اسوقت **جامعہ عربیہ، جامعہ عائشہ للبنات، ختم نبوت ماڈل سکول، مدرسہ اشرف المدارس، مدرسہ تعلیم القرآن مسجد امیر حمزہؓ، مدرسہ تحفیظ القرآن جھنگ روڈ اور مدرسہ ارشاد القرآن لاہور روڈ** سرگرم عمل ہیں۔

شعبہ تحقیق و تصنیف کے تحت دو سالہ تخصص فی رد القادیانیت اور ہر سال ماہ شعبان میں دینی مدارس کی سالانہ چھٹیوں میں پندرہ روزہ ''دورہ ردّ قادیانیت'' کرایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قادیانیت کی طرف سے اٹھائے جانے والے شبہات کے تحقیقی جوابات دیے جاتے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت، عقیدہ حیات مسیحؑ اور ردّ قادیانیت کے مختلف موضوعات پر لٹریچر تیار کر کے تقسیم کیا جاتا ہے۔

شعبہ تبلیغ کے تحت رئیس ادارہ مناظر اسلام مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ زندگی بھر اور ان کے صاحبزادے بھی اندرون و بیرون ملک ختم نبوت کی حقانیت اور مرزا غلام احمد قادیانی و دیگر مدعیان نبوت اور گمراہ کرنے والے اشخاص اور گروہوں کے خلاف مواعظ و نصیحت اور تقریبات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ملکی و بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت

تقریر و تبلیغ کے علاوہ مولانا چنیوٹیؒ نے قادیانی مبلغوں اور مناظرین کے ساتھ مناظرہ، مباہلہ اور مباحثہ کا معرکہ بھی گرم رکھا 1963ء سے لیکر اب تک قادیانیوں، بہائیوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں 39 کامیاب مناظرے اور مباہلے کئے جن میں مناظرہ اباادان اور آجے بودی (نائیجیریا) مشہور ہے اس مناظرہ میں قادیانی سربراہ نے اپنی جماعت کی شکست کا اعتراف کیا اور مسلمانوں کی

کامیابی کا اعلان کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں مجمع میں موجود ہزاروں قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا اور جھوٹے مذہب قادیانی پر لعنت بھیجی 1978 سے اب تک مسلسل انگلینڈ کے مختلف شہروں میں انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس میں منعقد فرما رہے ہیں، آپ اس وقت تک علماء و مشائخ کانفرنس اسلام آباد، دفاع مدارس دینیہ کانفرنس لاہور، صد سالہ تقریب مباہلہ کانفرنس ایوان اقبال لاہور، سالانہ ختم نبوت کانفرنس پبلک پارک چنیوٹ، ڈیڑھ صد سالہ خدمات دار العلوم دیوبند کانفرنس پشاور، آئین شریعت کانفرنس، انٹرنیشنل اسلامی کانفرنس کنونشن سنٹر اسلام آباد، مؤتمر عالم اسلامی مکہ مکرمہ، صد سالہ کانفرنس دار العلوم دیوبند انڈیا، ویمبلے ہال لندن، ووکنگ، لیسٹر، کنیڈا، ہانگ کانگ، جرمنی، جزائر فجی، آسٹریلیا، انڈونیشیا اور دیگر مختلف ممالک میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنسوں میں بطور مقرر، مبصر اور مندوب شرکت کر چکے ہیں۔ بین الاقوامی عدالتوں میں قادیانیوں کے خلاف جاری مقدمات میں وکلاء کی معاونت کیلئے سرکاری طور پر جنوبی افریقہ اور جزائر فجی کے دورے کر چکے ہیں، ختم نبوت کے مشن کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کیلئے آپ سعودی عرب، ابوظہبی، العین، دوبئی، العجمان، شارجہ، الفجیرہ، رأس الخیمہ، بحرین، قطر، کویت، یمن، مصر، نائیجیریا، نائیجر، سیرالیون، گھانا، گیمبیا، جنوبی افریقہ، امریکہ، کنیڈا، انگلینڈ، جرمنی، ناروے، بیلجیئم، فرانس، اسپین، ایران، افغانستان، بھارت، بنگلہ دیش، ترکی، کینیا، جزائر فجی، آسٹریلیا، انڈونیشیا، ہانگ کانگ، ڈنمارک وغیر ممالک کے متعدد دورے فرمائے۔

قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں اور کفریہ عقائد کی بنا پر بہت سے اسلامی ممالک نے کافر و دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر ان کا داخلہ اپنے ملکوں میں بند کر رکھا ہے اسکے باوجود قادیانی نام و مذہب تبدیل کر کے عربی ملکوں میں ناجائز طریقہ سے گھسنے کی کوشش کیا کرتے تھے مولانا چنیوٹیؒ نے ان کا تعاقب وہاں بھی جاری رکھا۔ وہ قادیانی جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے فریضہ حج ادا کرنے چلے جاتے تھے ان کے متعلق ثبوت پیش کر کے، سعودی عرب کی اعلیٰ عدالتوں میں ان کے خلاف مقدمات دائر کروا کر بعض کو گرفتار اور بعض کو ملک بدر کرایا۔

مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپکو مسیح ابن مریم ظاہر کرنے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کے دفن کشمیر کا ڈرامہ رچایا۔ یہ اسلام کے خلاف بہت بڑی سازش تھی۔ مولانا چنیوٹی نے اس کے خطرات کو اول دن سے بھانپ لیا اور ایک استفتاء مرتب کیا جسمیں قرآن و حدیث کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع و نزول ثابت کر کے سوال کیا کہ جو شخص ان آیات اور احادیث کے ہوتے ہوئے امت کے اس اجماعی عقیدہ سے انکار کرے اس کے بارہ میں کیا فتویٰ ہے۔ چنانچہ آپنے اپنے پہلے سفر حج 1964 میں سعودی عرب کے مشائخ خصوصاً مفتی اعظم شیخ عبد العزیز بن باز سے ''منکر حیات مسیح'' کے کفر کا تفصیلی فتویٰ حاصل کیا۔ اس کے بعد مصر، بنگلہ دیش، افغانستان، کشمیر، مراکو، شام، تیونس، پاکستان، بھارت اور کویت کے تین سو علماء کے تائیدی دستخط اور فتاویٰ حاصل کیے جو کہ انتہائی کٹھن مراحل سے گذر کے اس مسئلہ کو واضح کر کے امت مسلمہ پر بہت بڑا احسان کیا۔

معاشی و سماجی خدمات

مولانا موصوف ''تین مرتبہ صوبائی اسمبلی کے ممبر اور ایک بار بلدیہ چنیوٹ کے چیئرمین منتخب ہو چکے ہیں آپ نے اسمبلی کے مختلف اجلاسوں میں پنجاب کے بہت سے حساس مسائل پر آواز حق بلند کی اور پنجاب بھر کے متعدد علاقوں کے مسائل حل کروائے

آپ نے پنجاب اسمبلی میں قادیانیوں کے مرکز ربوہ کا نام تبدیل کرنے کی قرارداد متعدد بار پیش کی جو بالآخر 17 نومبر 1998 کو بالاتفاق منظور ہوئی اور ربوہ کا نام تبدیل کر کے ''چناب نگر'' رکھ دیا گیا۔ مولانا چنیوٹیؒ نے 1985 سے 1999 تک اسمبلی کے مختلف اجلاسوں میں 37 کے قریب اہم قراردادیں پیش کیں جن میں حکومتی اداروں میں اقامت صلوٰۃ، دوران اجلاس نماز کیلئے وقفہ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی قرارداد وغیرہ کے علاوہ اپنے علاقہ کے مسائل حل کرانے کیلئے مؤثر قراردادیں پاس کرائیں جن میں فضل الٰہی ہسپتال چنیوٹ میں 30 بستروں کی جگہ 60 بستروں کے ہسپتال کی منظوری، ملازمین کی بھرتی اور تبادلے، دریائے چناب کی تباہ کاریوں کے باعث تباہ ہونے والے اپنے علاقہ کے دیہات کی بحالی کیلئے ضروری اقدامات کرنے، علاقے کی تعمیر و ترقی کے امور، سرکاری غیر آباد اراضی کو شریعت کے مطابق آباد کرنے کا طریقہ، مرزا بشیر الدین کی تفسیر صغیر کی محکمہ اوقاف کی طرف سے اشاعت کی منظوری کے خلاف، اسلامی نظریاتی کونسل کی قراردوں پر عمل درآمد کرانے اور سرکاری سکولوں میں عربی پڑھانے والے اساتذہ کی تنخواہوں میں تفاوت ختم کرنے کی قراردادیں قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ اہم ملکی حالات وواقعات پر قراردادیں پیش کیں مثلاً ساہیوال میں اذان کے وقت مسلمانوں کی مسجد پر قادیانیوں کی طرف سے حملہ کرنے اور مؤذن کو شہید کرنے والے قادیانیوں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے، کراچی میں شر پسندوں کے ایک شخص کو قتل کرنے اور اسکے گھر کو جلا دینے پر بحث کی جائے، اسرائیلی حکومت کی طرف سے اسلامی ادارون کی نگرانی کرنے والی تنظیم کی پاکستان میں قیام کی مذمت کرنے، علامہ احسان الٰہی ظہیر کی شہادت پر افسوس کی قرارداد پیش کرنے، محکمہ تعلیم میں قادیانیوں کنٹرولرز کو معزول کیا جائے، وفاقی حکومت کسی شخص کو ملازمت دینے سے قبل اس کے مذہب کے بارے میں تحقیق کرے، ابتدائی کلاسوں کی کتابوں میں صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین کی فرضی تصویروں کو ختم کیا جائے، اسمبلی بلڈنگ میں ممبران اسمبلی اور ملازمین کیلئے مسجد کی تعمیر کی جائے وغیرہ شامل ہیں۔

عالم اسلام میں مولانا چنیوٹیؒ کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے، آپکے علمی، ملکی اور بین الاقوامی موضوعات پر لکھے گئے مضامین اور مقالہ جات وبیانات کو ماہنامہ ''المجتمع'' کویت، ''البلاغ'' ''چٹان'' ''لولاک'' ''المنبر''، ''الجزیرہ'' اخبار سعودی عرب، المدینہ، الندوہ اور ''رسالۃ الفکر الاسلامی'' وغیرہ نے شائع کیا، اسی طرح ملکی اخبارات ورسائل ودیگر ذرائع ابلاغ نے آپکو ہمیشہ کوریج دی۔ آپ نے بنگلہ دیش کے دینی مراکز، دارالعلوم دیوبندہ (بھارت) مدینہ یونیورسٹی اور دارالعلوم بولٹن انگلینڈ میں رد قادیانیت پر خصوصی لیکچر دیے اور ریفریشر کورسز کروائے۔

اعزازات

عالم اسلام کی جن عظیم شخصیات نے آپکی دینی وملی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ان میں شیخ ابوالحسن علی الندوی، قطر کی شرعی عدالت کے چیف جسٹس قاضی احمد بن حجر، مرکز اسلامی شارجہ کے رئیس عبداللہ بن علی، حرم مکی کے امام وخطیب شیخ محمد بن عبداللہ السبیل حرم مکی کے مدرس مولانا محمد مکی حجازی، رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل محمد صالح القزاز، ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف، مفتی اعظم۔ سعودی عرب شیخ عبداللہ بن باز، خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز، ڈاکٹر محمود احمد غازی، مولانا محمد عبداللہ شہید امام وخطیب مرکزی مسجد اسلام آباد، شیخ الحدیث مولانا حسن جان، قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی، خطیب ایشیاء مولانا ضیاء القاسمی مرحوم، محدث کبیر حضرت مولانا یوسف بنوری، جامعہ اشرفیہ کے رئیس مولانا عبدالرحمٰن اشرفی مجلس اتحاد العلماء کے جنرل سیکرٹری مولانا

عبدالرؤف ملک، مولانا عبدالقادر آزاد سابق خطیب بادشاہی مسجد لاہور، مولانا علی اصغر عباسی خطیب بادشاہی مسجد لاہور، راجہ ظفر الحق سابق وفاقی وزیر مذہبی امور، جناب حافظ حسین احمد سینیٹر، سید مظفر حسین ندوی، ڈائریکٹر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کشمیر، مشہور ماہر قانون اسماعیل قریشی، جناب جسٹس رفیق احمد تارڑ سابق صدر پاکستان، حضرت مولانا سلیم اللہ خان مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی، سردار عبدالقیوم خان سابق صدر آزاد کشمیر شامل ہیں۔

مولانا چنیوٹی کو ملک کی مشہور چار جماعتوں کے سربراہان نے قادیانیوں کے ساتھ مباہلہ کرنے کیلئے سند نمائندگی عطا فرمائی

۱) علامہ دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ (امیر تنظیم اہلسنت والجماعت پاکستان)

۲) مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ (امیر جمیعت علماء اسلام پاکستان)

۳) شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ (امیر جمیعت اشاعت التوحید والسنۃ پاکستان)

۴) مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ (امیر مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان)

آپکی ملکی وملی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے وزیر اعظم محمد نواز شریف نے خصوصی ایوارڈ دیا، مولانا چنیوٹیؒ ہمیشہ قیام امن کے لئے کوشاں رہے ہیں اس مقصد کے حصول کیلئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے کبھی گریز نہیں کیا بہت مرتبہ ایسا ہوا کہ ملک کے مختلف مقامات پر جاری تنازعات میں آپکی بہترین حکمت عملی اور منصوبہ بندی کی وجہ سے خونریزی ہوتے ہوتے رہ گئی ان خدمات جلیلہ کو سراہتے ہوئے گورنر پنجاب میاں محمد اظہر اور ایس پی جھنگ نے امن ایوارڈ پیش کیے۔ ختم نبوت کے محاذ پر آپکی گراں قدر خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے سیکرٹری اوقاف کویت نے چیمبر آف کامرس کویت میں آپکو عالمی ایوارڈ نشان صدیق اکبرؓ سے نوازا۔ اسی سلسلہ میں چنیوٹ شیخ برادری کراچی کی طرف سے بھی ایوارڈ پیش کیا گیا۔ سماجی امور میں خصوصی دلچسپی لینے اور عوام کے مسائل میڈیا کے ذریعے ارباب حل وعقد تک پہنچانے اور ان کی مشکلات حل کرانے پر ایوان صحافت سرگودھا نے آپکو تاحیات اعزازی رکنیت دی۔

مولانا چنیوٹیؒ نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کو دنیائے اسلام کی مختلف اہم شخصیات کے سامنے واضح کرنے کیلئے جناب محمد یوسف عطیہ فاضل جامعۃ قاھرہ، مفتی اعظم متحدہ عرب امارات، عالم کبیر شیخ عبدالفتاح ابوغدہ، مہتمم دارالعلوم دیوبند، شیخ الازہر شیخ نادر عبدالعزیز نوری، ڈائریکٹر اوقاف کویت، جلالۃ الملک فہد بن العزیز، ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی، امام حرم مکی محمد بن عبداللہ السبیل، مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبداللہ بن باز، دعوت اسلامیہ حکومت شارجہ کے صدر، وزارت شوؤن اسلامیہ دوبئی کے سیکرٹری اور دیگر شخصیات کو خطوط، پیغامات اور رسائل وغیرہ بھیجے ان تک رسائی حاصل کی چنانچہ انہی خدمات کے اعتراف میں ان حضرات نے آپ کیلئے توصیفی اسناد جاری کیں۔ اسی طرح سعودی عرب کے شہر جدہ، الریاض، الظہران، الخمر، الدمام، الطائف، الحجی، الحرمین الشریفین، التبوک، الاحساء، النجران، الابھاء، العبوع، القصیم، القطیف، التورہ، الشرورۃ، الحائل، الابقیق میں مقیم ایک سو دس قادیانیوں کی فہرست اس وقت کے شہزادہ ولی عہد عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود کو بھیجی اور ان کے اخراج کا مطالبہ کیا۔ ایک خط شہزادہ احمد بن عبدالعزیز نائب وزیر داخلہ سعودی عرب کو بھیجا جس میں سعودی عرب کے مختلف شہروں میں مقیم 127 قادیانیوں کی نشان دہی کی۔ متحدہ عرب عمارات کے حکمرانوں کو ابوظہبی اور العین میں مقیم 43 قادیانیوں سے آگاہ کیا، قطر اور کویت

میں موجود قادیانیوں کے بارے میں اطلاع وہاں کے حکام کو دی اور ان کے فی الفور اخراج کا مطالبہ کیا، چنانچہ کی اطلاع پر حکام نے بعداز تحقیق ان تمام مرزائیوں کو وہاں سے نکال باہر کیا۔ فالحمدللہ علی ذلک۔

مولانا چنیوٹیؒ نے فتنۂ قادیانیت کی دسیسہ کاریوں کو طشت از بام کرنے کیلئے متعدد کتب اور رسائل تصنیف کئے جن میں فتویٰ حیات مسیحؑ، قادیانی اور انکے عقائد، چودہ میزائل اور ردّ قادیانیت کے زریں اصول کی شہرت واہمیت مسلّم ہے۔

قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں اور انکی تعلیمات کو مولانا موصوف نے ملک کی مختلف عدالتوں میں چیلنج کیا چنانچہ 1989 میں منعقد ہونے والے قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی لگوائی پھر اسے ہائی کورٹ سے درست تسلیم کرایا پھر جب یہ معاملہ سپریم کورٹ میں نظر ثانی کیلئے پیش کیا گیا تو مولانا نے ان کا وہاں بھی تعاقب کیا آخر سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے فیصلہ کو درست قرار دیا چنانچہ اس سلسلہ میں اُگست 1993 کو ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد میں ایک یادگار تقریب منعقد کی جسمیں مسلمانوں کی جانب سے کامیاب وکالت کرنے والے دو عظیم وکلاء جناب محمد اسماعیل قریشی اور سید ریاض الحسن گیلانی صاحب کو نشان صدیق اکبرؓ سے نوازا۔

صدر پاکستان جناب محمد ضیاء الحق شہید نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا تو قادیانیوں نے اسے وفاقی عدالت میں چیلنج کر دیا مولانا چنیوٹیؒ نے مسلمان وکلاء کی علمی معاونت کی اور آخر کار مسلمانوں کو اس مقدمہ میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی سے ہمکنار کیا اور 1984 کا نافذ کردہ آرڈیننس نافذ العمل ہو گیا اس کی خلاف ورزی کے جرم میں متعدد قادیانی جیل کاٹ رہے ہیں جبکہ مرزائیوں کا چوتھا لیڈر مرزا طاہر اسی آرڈیننس کے نفاذ کے بعد اپنے پیروکاروں کو بے آسرا چھوڑ کر پاکستان سے لندن فرار ہوا اور وہیں آنجہانی ہوا۔

مولانا کے ہاتھ پر قادیانیت سے توبہ اور اسلام کا اعادہ

مولانا چنیوٹیؒ نے جہاں امت کے سامنے قادیانیوں کے دجل وفریب کو واضح کیا وہاں قادیانیوں کے چنگل میں پھنس جانے والے سادہ لوح مسلمانوں کو نکالنے کیلئے زبردست کوششیں کیں۔ چنانچہ مولانا کی مساعی جمیلہ کی بدولت مختلف اوقات میں متعدد قادیانی گھرانے آپکے سامنے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام میں دوبارہ داخل ہوتے رہے جنکی خبروں کو رسالہ ''ترجمان اسلام'' اور مختلف جرائد نے شائع کیا۔ مسلمان ہونے والے چند گھرانے اور انکے سربراہوں کے نام: محمد شریف ولد امام دین چک نمبر 35 جنوبی سرگودہا، جناب خلیل احمد صدیقی، محمد ریاض ولد محمد لال ساکن احمد نگر، محمد اکرم ولد چوہدری بشیر الدین احمد نگر، بشیر الدین جھنگ، احمد یوسف محلہ ریختی چنیوٹ، شہزاد ظفر بن ظفر اللہ، انور مسیح، نسیم بیگم مسیح، فضل دین مسیح، فضل مسیح، مجید احمد ولد عبدالرحمٰن، چوہدری رشید احمد خالد چناب نگر، محمد خان ولد رائے عمر حیات بھٹی عنایت پور بھٹیاں، معراج شوکت ولد شوکت علی مع رفقاء، پرویز مسیح، نسیم دختر یعقوب مسیح سرگودہا، طاہرہ دختر لال مسیح وغیرہ۔ اسکے علاوہ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ نائیجیریا کے مناظرے میں کامیابی پر ایک ہزار سے زائد لوگ مسلمان ہوئے۔ فالحمدللہ علی ذلک

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا کہ مولانا چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے 1952 سے ہی وعظ وارشاد کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ ڈائریوں سے جو ریکارڈ دریافت ہوا ہے اسکے مطابق 1982 سے 2001 تک آپ نے تقریباً 1400 تقریریں کیں۔

ختم نبوت کی انہی خدمات کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے آپکو دنیاوی و دینی عزتوں سے ہمکنار کیا۔ رابطہ عالم اسلامی اور دیگر تنظیموں نے آپکی حسن کارکردگی کو دیکھتے ہوئے متعدد بار اپنی دعوت پر حج کروایا اپنی زندگی میں کل 35 مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے، اسکے علاوہ آپ کو بیسیوں مرتبہ رمضان المبارک وغیر رمضان میں عمرہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ کئی بار آپ نے حرم مکہ اور مسجد نبوی میں ختم نبوت کی حقانیت پر وعظ فرمایا اور مدینہ یونیورسٹی کی طلباء کو ردّ قادیانیت پر لیکچر زدیے۔

اللہ کی راہ میں آزمائشیں ۞ یہ اللہ کی عادت ہے کہ جو بندہ جتنا اسکے قریب ہوتا ہے اسے اسی قدر آزماتا ہے۔ سب سے زیادہ انبیاء کرام کو مختلف قسم کی تکلیفوں اور آزمائشوں کا سامنا ہوا۔ اسی سنت کے مطابق مولانا چنیوٹی کو بھی مختلف آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ پہلی مرتبہ جب آپ جیل میں گئے تو آپکی عمر 22 سال تھی۔ 1953 میں جب تحریک ختم نبوت چلی تو آپ اپنے مکمل شباب میں تھے اور قادیانیوں کے خلاف گوریلا جنگ لڑ رہے تھے راتوں کو مختلف علاقوں میں خطاب فرماتے اور مسلمانوں کی قادیانیوں کے خلاف کام کرنے کیلئے ذہن سازی کرتے جبکہ دن میں زیر زمین رہتے ہوئے جھوٹی نبوت کا تارو بود بکھیر نے کیلئے مسلمانوں کی مختلف تنظیموں کو متحد کرتے اسوقت مسلمانوں کے حکومت سے تین مطالبے تھے کہ

۞ (۱) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

۞ (۲) سر ظفر اللہ قادیانی سے وزارت خارجہ کا قلمدان واپس لیا جائے

۞ (۳) تمام قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے جدا کیا جائے۔

شب و روز کی پولیس سے آنکھ مچولی کے بعد آخر مولانا نے شاہی مسجد چنیوٹ سے گرفتاری دے دی اور آپکو گرفتار کر کے چھ ماہ کیلئے بوسٹل جیل لاہور بھیج دیا گیا۔ آپ نے جھنگ، ساہیوال، شیخوپورہ، سرگودہا، بہاولپور، فیصل آباد، سیالکوٹ، سنٹرل جیل لاہور اور جہلم کی جیلوں میں 1953 سے 1997 تک بیسیوں مرتبہ پس دیوار زنداں رہ کر علمائے حق کی یاد تازہ کر دی۔ بہاولپور جیل میں اسیری کے دوران آپکو بیڑیاں اور قید تنہائی کی تکلیف بھی جھیلنا پڑی مگر آپ جبل استقامت بن کر دشمنان اسلام کے سامنے ڈٹے رہے۔ آپ نے عملی طور پر جہاد افغانستان میں حصہ لیا۔ مجاہدین و مہاجرین کیلئے گراں قدر مالی سامان ضرورت و خورد و نوش بھاری مقدار میں اکٹھا کر کے مستحقین تک پہنچایا اور ہر محاذ پر ان کے حق میں آواز بلند کی اور تائید سے اپنے لئے ذخیرہ نجات بنایا۔

عوامی خدمات ۞ ایم پی اے، شپ کے دوران آپ نے مختلف خدمات سرانجام دیں۔ مجموعی طور پر حکومت کی گرانٹ سے 26 پرائمری سکول تعمیر کروائے، پانچ پرائمری سکولوں کو مڈل اور پانچ مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دلوایا۔ اسی طرح نارمل سکول کو ایلیمنٹری کالج کا درجہ دلوایا۔ گورنمنٹ فضل الٰہی ہسپتال چنیوٹ میں 30 بستروں کا اضافہ کروایا اور ضروری قیمتی مشینری حکومت سے منظور کروا کر ہسپتال کو مہیا کی۔ سات دیہاتوں میں مکمل طور پر بجلی مہیا کرائی، بے گھر لوگوں کیلئے مختلف دیہات میں بیت المال پیکج سے رقوم اور کالونیز کا بندوبست کرایا، بیوگان، یتیموں اور معذوروں اور مریضوں کیلئے مختلف مالیت کے چیک ڈرافٹ مستحقین تک پہنچائے۔ مولانا کے دور میں ہی چنیوٹ ملک کے ڈائریکٹ ڈائلنگ سسٹم سے منسلک ہوا۔

علاقے کا ایک اہم ترین مسئلہ دریائے چناب کے خستہ حال پل کا تھا۔ انگریز دور کا تعمیر شدہ پرانا پل موجودہ دور کی ضرورتوں کیلئے ناکافی تھا نیز یہ اپنی طبعی مدت پوری کر چکا تھا اور آئے روز ٹریفک کے حادثات کا موجب بن چکا تھا جس سے بہت ساری انسانی

جانیں ضائع ہو چکی تھیں۔ چنانچہ مولانا نے پنجاب اسمبلی میں اس پل کی تعمیر نو کا مسئلہ بار بار اٹھایا۔ مختلف سروے کمیٹیاں تشکیل دی گئیں افسران کو موقعہ ملاحظہ کروایا، بالآخر 1990 میں اس پرانے پل کی جگہ نئے پل کی تعمیر کی منظوری ہو کر پل کی تعمیر شروع ہوئی اور 47 کروڑ روپے کی خطیر رقم سے یہ پل پایہ تکمیل کو پہنچا۔

1988 سے 1998 تک پندرہ تعمیراتی سکیمیں مکمل کی گئیں۔ 1998 سے 1999 تک 31 سکیمیں مکمل ہوئیں۔ نیز مختلف دیہاتوں کے درمیان لنک روڈ اور 13 موضعات کی سڑکیں تعمیر کروائیں۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کی منظوری بھی آپ کی کوششوں سے ہوئی جس کیلئے 30 کنال زمین محکمہ اوقاف سے محکمہ تعلیم کے نام منتقل کروائی۔ اسی طرح سماجی ملی اور دینی خدمات سرانجام دیتے رہے بالآخر 27 جون 2004 کو اپنی جان جانِ آفرین کو پیش کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

﴿مولانا چنیوٹی کی تصانیف کا اجمالی خاکہ﴾

(۱) چودہ میزائل
(۲) فتوی حیات مسیح
(۳) معرکہ حق و باطل
(۴) القادیانی ومعتقداتہ (عربی)
(۵) قادیانی اور ان کے عقائد
(۶) انگریزی نبی
(۷) تصویر کے 2 رخ
(۸) دورہ یورپ وافریقہ
(۹) حرف ناقدانہ بجواب اک حرف ناصحانہ
(۱۰) مناظرہ ناروے
(۱۱) لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا
(۱۲) ملت اسلامیہ کے خلاف قادیانی سازشیں
(۱۳) رد قادیانیت کے زریں اصول
(۱۴) قادیانی اینڈ ہر فیتھ (انگریزی)
(۱۵) ڈبل ڈیلر (انگریزی)
(۱۶) مرزا طاہر کی لاکھوں کروڑوں بیعتیں
(۱۷) دفاع ختم نبوت جلد۱
(۱۸) دفاع ختم نبوت جلد۲